سوال

میں نے ایک عالم دین سے دریافت کیا تو اس نے جواب دیا کہ آپ کی طلاق رجعی نہیں ہے، اور میں اپنی بیوی کو دوبارہ اپنے پاس واپس لانا چاہتا ہوں، اور میری بیوی ایک ایسے شخص سے شادی کرنا چاہتی ہے (جو جماع کی استطاعت نہیں رکھتا) جو صاحب فراش ہے، اور اس کے بارہ میں ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ وہ چند ایام میں فوت ہو جائیگا یہ سب کچھ اس لیے ہے تا کہ میں اس سے دوبارہ شادی کر سکوں اس کے لیے ممکن ہے کہ وہ صاحب فراش شخص جو موت وحیات کی کشمکش میں ہے کو شادی کرنے کے لیے کچھ رقم بھی ادا کرے، تو کیا میرے لیے اس کی وفات کے بعد اس عورت سے شادی کرنا حلال ہوگا؟ میں آپ کے جواب کا منتظر ہوں، برائے مہربانی میرا تعاون فرمائیں

جواب

الحمد للہ

جب کوئی شخص اپنی بیوی کو تین طلاق دے دے تو وہ اس کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتی جب تک کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کر لے، کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

پھر اگر اس کی (تیسری بار) طلاق دے دے تو اب اس کے لیے حلال نہیں جب تک کہ وہ عورت اس کے سوا کسی دوسرے شخص سے نکاح نہ کرے، پھر اگر وہ بھی اسے طلاق دے دے تو ان دونوں کو آپس میں ملنے (نکاح کرنے) میں کوئی گناہ نہیں، بشرطیکہ یہ جان لیں کہ وہ اللہ کی حدود کو قائم رکھ سکیں گے، یہ اللہ تعالی کی حدود ہیں جنہیں وہ جاننے والوں کے لیے بیان کر رہا ہے البقرۃ (230).

اور اس میں ضروری ہے کہ دوسرا خاوند اس کے ساتھ جماع کرے، اور اگر ان دونوں میں جماع نہیں ہوتا تو پھر وہ عورت اپنے پہلے خاوند کی طرف نہیں لوٹ سکتی، علماء کرام اس پر متفق ہیں، اس کی دلیل درج ذیل حدیث نبوی ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رفاعہ نے اپنی بیوی کو تیسری طلاق دے دی، اور اس عورت نے عبد الرحمن بن زبیر سے شادی کر لی اور یہ دعوی کیا کہ اس نے اس سے دخول نہیں کیا، اور عبد الرحمن سے طلاق لینا اور اپنے پہلے خاوند کی طرف واپس جانا چاہا، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے فرمایا:

"کیا تم رفاعہ کی طرف واپس جانا چاہتی ہو؟ یہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ تم اس کا اور وہ تمہارا ذائقہ نہ چکھ لے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2639) صحیح مسلم حدیث نمبر (1433).

امام نووی رحمہ اللہ اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

قولہ صلی اللہ علیہ وسلم:

"ایسا نہیں ہو سکتا حتی کہ تم اس کا اور وہ تمہارا ذائقہ نہ چکھ لے"

یہ جماع اور دخول سے کنایہ ہے، جس کی لذت کو شہد اور مٹھاس کی لذت سے تشبیہ دی گئی ہے

اور اس حدیث میں بیان ہوا ہے کہ :

تین طلاق والی عورت اپنے مطلق شخص کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتی جب تک وہ کسی دوسرے شخص سے نکاح نہیں کر لیتی، اور وہ دوسرا شخص اس کے ساتھ وطئ کر کے اسے چھوڑ نہیں دیتا، اور عدت گزرنے کے بعد وہ پہلے شخص کے لیے جائز و حلال ہو گی

لیکن صرف نکاح کر لینے سے ہی وہ پہلے شخص کے لیے جس نے اسے تیسری طلاق دی ہو حلال نہیں ہو گی

سب صحابہ کرام اور تابعین اور ان کے بعد والے سب علماء کرام کا یہی قول ہے، صرف سعید بن مسیب رحمہ اللہ اس کے قائل نہیں، ہو سکتا ہے ان کے پاس یہ حدیث نہ پہنچی ہو" انتہی

ابن قدامہ رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

" کتاب اللہ میں (تیسری طلاق کے حلال نہ ہونے) سے جو مراد ہے اسے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح طور پر بیان کر دینا کہ وہ پہلے خاوند کے لیے اس وقت تک حلال نہیں ہو سکتی جب تک وہ دوسرا خاوند اس کا اور وہ اس خاوند کا ذائقہ و مٹھاس نہ چکھ لے، اس سے ہٹ کر کوئی اور مراد لینا اور کسی اور قول کی طرف جانا جائز نہیں ہے " انتہی

دیکھیں : مغنی ابن قدامہ (549/10).

اور جب دوسرے خاوند کے ساتھ یہ اتفاق ہو کہ وہ پہلے خاوند کے ساتھ نکاح حلال کرنے کے لیے اس عورت سے شادی کریگا، یا پھر دوسرا خاوند بغیر کسی اتفاق کے ایسی نیت رکھتا ہو، نہ تو وہ اس عورت سے نکاح کی رغبت رکھتا ہو اور نہ ہی اس عورت کو اپنے پاس رکھنا چاہتا ہو صرف حلال کی نیت رکھتا ہو تو یہ حلالہ کہلاتا ہے، اور اس عمل پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے

اور اس کے ساتھ وہ عورت اپنے پہلے خاوند کے لیے حلال نہیں ہو گی کیونکہ یہ نکاح ہی حرام ہے، چاہے دوسرے خاوند نے اس عورت کے ساتھ جماع بھی کر لیا ہو

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" عام اہل علم کے قول کے مطابق نکاح حلالہ حرام اور باطل ہے ... لہذا اگر عقد نکاح سے پہلے حلالہ کی شرط رکھی گئی ہو چاہے اسے نکاح کرتے وقت ذکر نہ کرے، یا پھر بغیر کسی شرط کے حلالہ کی نیت کی گئی ہو تو یہ نکاح بھی باطل ہو گا " انتہی مختصرا

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (10/49-51).

اس لیے جب صرف عورت کی جانب سے نکاح حلالہ کی نیت پائی جائے، اور دوسرے خاوند کے ساتھ اس پر اتفاق نہ ہوا اور نہ ہی حلالہ کی نیت کی گئی ہو تو نکاح صحیح ہو گا، اور اس سے پہلے خاوند کے ساتھ حلال ہو جائیگی، لیکن شرط یہ ہے کہ اگر دوسرے خاوند نے عورت سے دخول کیا اور پھر اپنی مرضی سے طلاق دی یا پھر مر گیا تو یہ چیز عورت کو نقصان نہیں دے گی

لیکن اس عورت کا اس شخص کو مال ادا کرنا کہ وہ اس عقد نکاح پر راضی ہو جائے، یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اس حلالہ کی نیت کا علم ہے، اور اصل میں وہ شخص نکاح کی رغبت ہی نہیں رکھتا؛ تو اس طرح یہ اس سانڈ کی طرح ہو گا جو عاریتاً لیا گیا ہو، جو طلاق یافتہ خاوند اور بیوی کے درمیان دخول کر رہا ہے، تا کہ وہ پہلے خاوند کے لیے حلال ہو جائے

واللہ اعلم .